

کتاب یوایل اور لاؤدیکائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا — نمبر اکتالیس

Jeff Pippenger

2026-02-05

نمبر اکتالیس

احبار باب تئیس بہار اور خزاں کی عیدوں کو پیش کرتا ہے، اور عیدوں کی تمثیلی حیثیت ساخت میں، اور مجموعی ساخت کے اندر ابتدا اور انتہا کی ساختوں کے کامل انطباق میں، الہی طور پر نہایت عمیق ہے۔ بہار کی عیدیں اور خزاں کی عیدیں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ یہ باب پلمونی، یعنی عجیب شمار کنندہ، کی بارہا گواہی دیتا ہے۔ یہ باب ایک لاکھ چوالیس ہزار کے آخری ایام کے پیغام کے ساتھ مضبوط اور حیرت انگیز طور پر مربوط ہے۔

عدد "23" کفارہ کی نمائندگی کرتا ہے، جو الوہیت اور بشریت کا امتزاج ہے۔ "لاویان" کا نام ایک لاکھ چوالیس ہزار کی کہانت کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ سب نبی آخری ایام کی بابت کلام کرتے ہیں، اور آخری ایام کے کاہن وہ ہیں جنہیں پطرس "مقدس کہانت" قرار دیتا ہے۔ پطرس کی "مقدس کہانت" سے مراد وہ دانا ہیں جو اُس علم میں زیادتی کو سمجھتے ہیں جو آدھی رات کی پکار کے پیغام کو جنم دیتی ہے۔ نادان—یا جیسا کہ دانی ایل انہیں قرار دیتا ہے، "اشرار"—اس علم میں زیادتی کو رد کرتے ہیں، اور ہوشع ہمیں بتاتا ہے کہ اسی سبب وہ کاہن ہونے سے رد کر دیے جاتے ہیں۔

میری قوم علم کے نہ ہونے سے ہلاک ہو جاتی ہے؛ کیونکہ تونے علم کو رد کیا ہے، اس لیے میں بھی تجھے رد کر دوں گا تاکہ تو میرے لیے کاہن نہ رہے؛ چونکہ تونے اپنے خدا کی شریعت کو بھلا دیا ہے، میں بھی تیرے بچوں کو بھلا دوں گا۔ جتنے وہ بڑھے اتنا ہی انہوں نے میرے خلاف گناہ کیا؛ اس لیے میں ان کی عزت کو رسوائی میں بدل دوں گا۔ ہوشع 4:6، 7.

افرائیم کے شرابی، جنہیں اشعیا "تاج جلال" بھی کہتا ہے، ان کا جلال "رسوائی" میں بدل گیا ہے۔ ہوشع صراحتاً نشان دہی کرتا ہے کہ آخری ایام میں معرفت کے اضافے کو رد کرنے والے لاؤدیکائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا ہیں، کیوں کہ اُس نے لکھا، "میری قوم"۔ اُس کی قوم کو کاہنوں کے طور پر رد کر دیا جائے گا، اور یہ آخری اور چوتھی نسل میں ہی وقوع پذیر ہوگا، کیوں کہ وہ ان کے بچوں کو بھلا دے گا، اور بچے آخری نسل کی نمائندگی کرتے ہیں۔

حالت یگانگی

'لاویوں کی کتاب باب تئیس' کے عنوان کے معنی یہ ہیں کہ 'ایک لاکھ چوالیس ہزار کی کہانت کا کفارہ'۔ یہ حقیقت محض کتاب کے نام کو باب کے عدد کے ساتھ مربوط کرنے سے مستنبط کی جا سکتی ہے۔ وہ کفارہ جس پر لاویوں کی کتاب باب تئیس میں بحث کی گئی ہے، 'at-one-ment' کے معنی رکھتا ہے، اور یہ الوہیت اور انسانیت کے اتحاد کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ اتحاد خدا کے کلام میں ہے شمار علامتوں کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، جن میں سے ایک یہ ہے کہ انسانی بیگل کو الہی بیگل کے ساتھ متحد کیا جانا ہے۔

انسانی بیگل کا ڈھانچہ "23" مذکر اور "23" مؤنث کروموسوموں پر مشتمل ہے۔ پطرس تصریح کرتا ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی کہانت ایک "روحانی گھر" ہے۔ وہ کروموسوم اسی طرح باہم ملتے ہیں جیسے مرد اور عورت، اور جنہیں خدا نے ملا دیا ہے، کوئی انسان انہیں جدا نہ کرے۔ ازدواج "at-one-ment" کی ایک اور علامت ہے۔ احبار "23" کا مطلب یہ ہے کہ آسمانی سردار کاہن کے بیگل کا

اُن کاہنوں کے ہیکل کے ساتھ امتزاج ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں۔

بائیس آیات

احبار باب تئیس میں بہار کی عیدیں باب کی پہلی بائیس آیات میں بیان کی گئی ہیں، اور خزاں کی عیدیں باب کی آخری بائیس آیات میں۔ آخری آیت چوالیسویں آیت ہے، جو 1844 کی علامت ہے، جب غیرمثالی یوم کفارہ ساتویں مہینے کے دسویں دن، احبار باب تئیس کی تکمیل میں، شروع ہوا۔ باب تئیس دو حصوں میں تقسیم ہے، جن میں سے ہر ایک بائیس آیات پر مشتمل ہے؛ یہ دونوں بائیس آیتیں حصے اس حیثیت سے منطقی طور پر باہم مربوط ہیں کہ دونوں کا موضوع عیدیں ہیں، مگر اسی کے ساتھ وہ اس اعتبار سے منطقی طور پر منفصل بھی ہیں کہ ایک طرف مسیح کی صحن اور مقدس کی خدمت ہے جس کی نمائندگی بہار کرتی ہے، اور دوسری طرف اُس کی قدس الاقداس کی خدمت ہے جس کی نمائندگی خزاں کرتی ہے۔

۲۲

بہار اور خزاں کی دونوں عیدوں کی نمائندگی بائیس آیات کرتی ہیں، اور یہ آیات عبری حروف تہجی کی گواہی کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، جو "22" حروف پر مشتمل ہے۔ "22"، "220" کا عشر ہے، جو الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی علامت ہے۔ "220"، یہوداہ کی پراگندگی کے 2,520 برسوں کے آغاز اور یوم کفارہ تک کے 2,300 برسوں کے آغاز، دونوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ 2,520 کا نقطہ آغاز 677 قبل مسیح تھا اور 2,300 کا نقطہ آغاز 457 قبل مسیح تھا، چنانچہ دو سو بیس برس کو خدا کے لشکر کے پامال کیے جانے کی نبوت اور خدا کے مقدس کے پامال کیے جانے کی نبوت کے مابین ربط کے طور پر قرار دیا جاتا ہے۔ یہ دونوں نبوتیں 22 اکتوبر 1844ء کو ضد نوعی یوم کفارہ کی آمد پر اختتام پذیر ہوئیں۔

اُس تاریخ کو، مسیح کا انسانی ہیکل کو الہی ہیکل کے ساتھ ملانے کا کام شروع ہوا، اور اُسی وقت حبقوق 2:20 اور یوحنا 2:20 دونوں کی تکمیل ہوئی۔ حبقوق نے تصریح کی کہ اُس وقت خداوند قدس الاقداس میں تھا، اور یوحنا نے درج کیا کہ میلرائٹ ہیکل، جو ایمان کے وسیلہ اُس قدس الاقداس میں داخل ہونے والی تھی، اُس "46" سالہ مدت کو مکمل کر چکی تھی جو 1798 سے 1844 تک میلرائٹ انسانی ہیکل کی تعمیر کو نشان زد کرتی تھی۔ "46" برس کی یہ تاریخ، جو "23" اور "23" پر مشتمل ہے، ولیم ملر کے کام سے مماثل ہے، جس نے 1831 میں—کنگ جیمز بائبل کی اشاعت کے "220" برس بعد—اُس تاریخ کے پیغام کو پہلی بار پیش کرنا شروع کیا۔ 1611 میں شائع ہونے والا الہی کلام، "220" برس بعد 1831 میں ایک انسانی پیغام رساں کے ساتھ ملا دیا گیا۔ بہار اور خزاں کی دونوں عیدیں "22" آیات سے مماثل ہیں۔

ایک ہی موضوع کی دو سطروں پر مشتمل بائیس آیات اس امر کا تقاضا کرتی ہیں کہ نبوی اعتبار سے پہلی بائیس آیات کو اگلی بائیس آیات پر منطبق کیا جائے۔ ان دو خطوط کو اس طور پر ہم آہنگ کرنے سے آپ صحن اور مقدس کی اُس خدمت کو—جو بہار کی عیدوں میں متمثل ہے—قدس الاقداس میں مسیح کی خدمت کے ساتھ مربوط کرتے ہیں۔ اس نبوی سطح پر یہ دو ہیکلوں کے اتصال کی نمائندگی کرتا ہے، جو مسیح کے عمل کفارہ کو مجسم کرتا ہے۔

جب آیات ایک تا بائیس کو آیات تئیس تا چوالیس کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاتا ہے تو ایک نبوی سلسلہ قائم ہوتا ہے جس پر عبرانی حروف تہجی کے بائیس حروف شہادت دیتے ہیں، اور جس کی تصدیق عدد "22" کی علامتیت سے، نیز اعیاد کی علامتیت سے—ان اعیاد کی مقدس تاریخ میں تکمیل کے ہمراہ—ہوتی ہے۔

بہار کی عیدوں کی ابتدا اولاً ساتویں دن کے سبت کی نشان دہی کرتی ہے، اور خزاں کی عیدوں کا اختتام ساتویں سال کے سبت کی نشان دہی کرتا ہے۔ مسیح نے، الفا اور اومیگا کے طور پر، ایک لاکھ چوالیس ہزار کے سلسلہ کہانت میں "22" کے دو گواہوں کے آغاز اور اختتام پر سبت کو مقرر کیا۔

سن 1844 میں ضدمثالی یوم کفارہ کے آغاز میں ساتویں دن کا سبت خاص نور تھا، اور اختتام پر ساتویں سال کے سبت کا نور ہے۔ ساتویں دن کا سبت کتاب احبار باب "23" کا پہلا مقدس اجتماع بھی تھا، اور اسی باب میں ساتویں سال کا سبت آخری مقدس اجتماع ہے۔ باب "23" میں کہانت کے سلسلے کا آلفا اور اومیگا سبت ہی ہے۔ اول، یعنی ساتویں دن کا سبت، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی کہانت کا آلفا ہے؛ اور آخر، یعنی ساتویں سال کا سبت، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی کہانت کا اومیگا ہے۔

جو لوگ خدا کے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں، آفتاب صداقت کے نور میں چلتے ہیں۔ وہ خدا کے حضور اپنی راہ کو بگاڑ کر اپنے چھڑانے والے کی توہین نہیں کرتے۔ آسمانی نور ان پر چمکتا ہے۔ جوں جوں وہ اس زمین کی تاریخ کے اختتام کے قریب آتے ہیں، مسیح کی پہچان اور اس کے بارے میں کی گئی پیشگوئیوں کا ان کا علم بہت بڑھ جاتا ہے۔ وہ خدا کی نظر میں لانتہا قیمتی ہیں؛ کیونکہ وہ اس کے بیٹے کے ساتھ اتحاد میں ہیں۔ ان کے نزدیک خدا کا کلام ہے مثال حسن و دلاویزی رکھتا ہے۔ وہ اس کی اہمیت دیکھتے ہیں۔ سچائی ان پر منکشف ہوتی ہے۔ عقیدہ تجسد ایک لطیف تابانی سے مزین دکھائی دیتا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ کتاب مقدس وہ کنجی ہے جو سب بھید کھولتی اور سب مشکلات حل کرتی ہے۔ جو لوگ نور کو قبول کرنے اور نور میں چلنے پر آمادہ نہیں ہوئے، وہ پرییزگاری کا بھید سمجھ نہ سکیں گے؛ لیکن جنہوں نے صلیب اٹھانے اور یسوع کی پیروی کرنے میں تامل نہیں کیا، وہ خدا کے نور میں نور دیکھیں گے۔

یہاں، 'اس زمین کی تاریخ کے اختتام کے قریب'، ضدمثالی یوم کفارہ کے اختتام پر، 'عقیدہ تجسد' ایک 'لطیف' تابندگی سے آراستہ ہے، جیسا کہ ضدمثالی یوم کفارہ کے آغاز میں 'ساتویں دن کے سبت کا عقیدہ' آراستہ تھا۔

یسوع نے تابوت عہد کا ڈھکن اٹھایا، اور میں نے سنگی لوحیں دیکھیں جن پر دس احکام لکھے تھے۔ مجھے حیرت ہوئی جب میں نے دیکھا کہ چوتھا حکم دس احکام کے عین وسط میں ہے، اور اس کے گرد ملائم روشنی کا ایک ہالہ اس کا احاطہ کیے ہوئے تھا۔ فرشتے نے کہا: 'یہ دس میں سے واحد ہے جو اُس زندہ خدا کی شناخت متعین کرتا ہے جس نے آسمان و زمین اور ان میں جو کچھ ہے، سب کچھ پیدا کیا۔ جب زمین کی بنیادیں ڈالی گئیں، اسی وقت سبت کی بنیاد بھی رکھی گئی۔' ٹیسٹیمونیز، جلد اول، 75۔

ساتویں دن کا سبت، جو "بنیاد" ہے، احبار "23" کا آغاز کرتا ہے، اور سالِ سابع کا سبت کاہنوں کی اُس شہادت کو ختم کرتا ہے جس کی نمائندگی بہار اور خزاں کی عیدیں کرتی ہیں۔ سالِ سابع کا سبت اُس پیکل کی نمائندگی کرتا ہے جو اُس بنیاد پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اختتام پر سالِ سابع کے سبت کی نمائندگی 2,520 سے ہوتی ہے، جس طرح ساتویں دن کے سبت کی نمائندگی 2,300 سے ہوتی ہے۔ سالِ سابع کا سبت "عقیدہ تجسد" کی نمائندگی کرتا ہے۔ ساتویں دن کا سبت خالق کی علامت ہے، اور سالِ سابع کا سبت الوہیت و انسانیت کے اتحاد کی علامت ہے۔

خطوط کی ہم آہنگی

جب ہم احبار باب تیس میں بہار کی عیدوں کو خزاں کی عیدوں کے ساتھ ہم آہنگ کر کے دیکھتے ہیں، تو عیدِ فسح کے اگلے دن سات روزہ عیدِ فطیر شروع ہوتی ہے، اور عیدِ پہلے پہل سات روزہ عیدِ فطیر کے آغاز کے اگلے دن آتی ہے۔ تین دنوں میں تین سنگِ میل۔

عیدِ فطیر کے سات روزہ عرصے کا آغاز ایک مقدس اجتماع سے ہوتا ہے اور اختتام بھی اسی پر ہوتا ہے۔ عیدِ فطیر کے شروع ہونے کے اگلے دن عیدِ پہلے پھل آتی ہے، اور اس میں بہار کی جو کی پہلی پیداوار کا نذرانہ شامل ہوتا ہے۔ پنتیکست، جسے عیدِ ہفتوں بھی کہا جاتا ہے، عیدِ پہلے پھل کے بعد پچاسویں دن آتا ہے۔ عیدِ پہلے پھل ہی سات ہفتوں کے اُس دورانیے کا آغاز نشان زد کرتی ہے جو انچاسویں دن اختتام پذیر ہوتا ہے، اور اس کے بعد پنتیکست (یعنی پچاس) آتا ہے۔

عیدِ فصیح چودھویں تاریخ کی شام کو شروع ہوتی ہے۔ عیدِ فصیح مقدس اجتماع نہیں ہے۔

پھر پندرھویں دن سات روزہ عیدِ فطیر شروع ہوتی ہے۔ اس سات روزہ عیدِ فطیر کا پہلا دن اور آخری دن مقدس اجتماعات ہیں۔

اگلے دن، یعنی سولہویں دن، یومِ اولین ثمرات آتا ہے۔ پھر وہ سات ہفتے شروع ہوتے ہیں جو عیدِ پنتیکست تک شمار کیے جاتے ہیں، اور پنتیکست بہار اور خزاں کے اعیاد میں متعین سات مقدس اجتماعات میں سے ایک ہے۔ یومِ اولین ثمرات مقدس اجتماع نہیں ہے۔

پھر ساتویں مہینے کے پہلے دن نرسنگوں کی عید ایک مقدس اجتماع ہے۔

ساتویں ماہ کے دسویں دن یومِ کفارہ ایک مقدس اجتماع ہے، لیکن عید نہیں۔

عیدِ خیام کا پہلا دن ایک مقدس اجتماع ہے۔ سات روزہ عید کے بعد عیدِ خیام کا اٹھواں دن بھی ہوتا ہے، اگرچہ اٹھواں دن اُن ادوار سے باہر سمجھا جاتا ہے جن کی نمائندگی عیدیں کرتی ہیں۔ وہ اٹھواں دن ایک مقدس اجتماع ہے۔

یہ اس وقت سات مقدس اجتماعات کے برابر ہو جاتا ہے جب آپ عیدوں کا تعارف کرانے والے ساتویں دن کے سبت کو بھی شامل کریں۔ یوں سات مقدس اجتماعات اور سات عیدیں ٹھہرتی ہیں، اگرچہ عیدوں کی ترتیب مقدس اجتماعات سے مختلف ہے۔ اولین اور آخری سنگِ میل سبت ہیں—پہلا دن کے لیے، پھر سال کے لیے۔ الفا اور اومیگا سبتوں کے درمیان جن عیدوں کی نشاندہی کی گئی ہے اُن میں سات عیدیں اور پانچ مقدس اجتماعات ہیں۔ اگر آپ الفا ساتویں دن کے سبت اور اومیگا ساتویں سال کے سبت کو شامل کریں تو سات مقدس اجتماعات اور سات عیدیں ہو جاتی ہیں۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ عیدِ خیام کا اٹھواں دن عیدوں کا حصہ نہیں، اور یہ "اٹھواں جو سات کا ہے" کے معنی کو جنم دیتا ہے۔ میں یہاں جس نکتے کی نشاندہی کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ یسوع نے، بطور پلمونی، باب "23" کے اندر اعداد کے تنوعات کو انتہائی حیرت انگیز انداز میں منظم کیا۔

بہار

بہار کی عیدوں میں عیدِ فطیر کی سات روزہ مدت شامل ہے، جس کے آغاز میں ایک الفا مقدس اجتماع اور اختتام پر ایک اومیگا مقدس اجتماع ہوتا ہے۔ بہار کی عیدوں میں تیسرا مقدس اجتماع پنتیکست ہے۔ پنتیکست سات ہفتوں کی ایک مدت کے بعد آتی ہے، جو پچاسویں دن کی عید پر ختم ہوتی ہے۔ بہار کی عیدیں چار عید کے دنوں اور تین مدتوں سے موسوم ہیں۔ عیدِ فسح، عیدِ فطیر، عیدِ پہلے پھل اور پنتیکست چار عید کے دن ہیں، اور تین مدتیں یہ ہیں: عیدِ فطیر کے سات دن؛ وہ انچاس دن جو پنتیکست کے پچاسویں دن سے پہلے آتے ہیں اور اُس پچاسویں دن کو بھی شامل کرتے ہیں؛ اور اولین تین دن جو تین مراحل پر مشتمل ایک مدت ہیں۔

عیدِ فسح کے عرصے کا ہدیہ نوبر، عیدِ پنتیکست کے دن کے ہدیہ نوبر سے مطابقت رکھتا ہے؛ یعنی عیدِ فسح کے تین روزہ عرصے میں جو کے نوبر کے ہدیے، اور پنتیکستی موسم کے انچاس/پچاس دن کے اختتام پر عیدِ پنتیکست میں گندم کے نوبر کا ہدیہ۔

سقوط

خزاں کی عیدوں کی ابتداء ایک مخصوص عید کے دن سے ہوتی ہے، جو عدالت تک لے جانے والے دس روزہ دور کا آغاز کرتی ہے۔ عدالت کے پانچ دن بعد سات دن کی ایک عید منائی جاتی ہے، اور ان سات دنوں میں سے پہلے اور آخری دن کو مقدس اجتماعات کے طور پر ٹھہرایا گیا ہے۔ پندرہویں سے لے کر بائیسویں دن تک عید خیام منائی جاتی ہے، اور پھر تیئسویں دن سبت زمین متعین کیا جاتا ہے۔

جب ہم خزاں کے اعیاد کو بہار کے اعیاد پر منطبق کرتے ہیں، تو ہمارے پاس دو خطوط ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک کی نمائندگی بائیس آیات کرتی ہے؛ چنانچہ ان کی نمائندگی عبرانی حروف تہجی کے بائیس حروف سے ہوتی ہے۔ جب یہ کیا جاتا ہے، تو پہلا نشان راہ ساتویں دن کے سبت کا مقدس اجتماع ہے، اور آخری نشان راہ ساتویں سال کے سبت کا مقدس اجتماع ہے۔

اور ساتویں مہینے کے پندرہویں دن، جب تم ملک کی پیداوار جمع کر لو گے، تم خداوند کے لیے سات دن تک عید مناؤ گے: پہلے دن سبت ہوگا، اور آٹھویں دن بھی سبت ہوگا۔ احبار 23:39

پنتیکست پہلا مینہ تھا اور عید خیام پچھلا مینہ ہے۔ پنتیکست میں روح القدس کے افاضہ کی نمائندگی ایک دن سے کی گئی تھی، اور جس افاضہ کی نمائندگی عید خیام کرتی ہے وہ ایک ایسا عرصہ ہے جو اختتام پذیر ہوتا ہے، اور پھر اس کے بعد ایک سبت آتا ہے، یعنی سات دنوں کے بعد آٹھواں دن۔ وہ سبت جو افاضہ روح القدس کے آخری ظہور کے بعد آتا ہے، زمین کے ایک ہزار برس کے آرام کے سبت کی نمائندگی کرتا ہے۔

مصیبت کے زمانے میں ہم سب شہروں اور دیہات سے بھاگ نکلے، مگر شہریوں نے ہمارا پیچھا کیا، جو تلوار لیے مقدسین کے گھروں میں داخل ہوئے۔ انہوں نے ہمیں قتل کرنے کو تلوار اٹھائی، لیکن وہ ٹوٹ گئی اور تنکے کی مانند بے قوت ہو کر گر پڑی۔ پھر ہم سب نے دن رات رہائی کے لیے فریاد کی، اور وہ فریاد خدا کے حضور پہنچی۔ سورج طلوع ہو آیا، اور چاند ٹھہر گیا۔ نہریں بہنا موقوف ہو گئیں۔ سیاہ، بھاری بادل اٹھے اور ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے۔ لیکن ایک صاف مقام تھا جہاں جلال ٹھہرا ہوا تھا، اور وہیں سے خدا کی آواز بہت سے پانیوں کی مانند آئی، جس نے آسمان اور زمین کو ہلا دیا۔ آسمان کھلتا اور بند ہوتا اور ہلچل میں تھا۔ پہاڑ ہوا میں سرکنڈے کی مانند لرزے، اور چاروں طرف نوکیلی چٹانیں پھینکنے لگے۔ سمندر دیگ کی مانند جوش کھانے لگا اور خشکی پر پتھر اچھالنے لگا۔ اور جب خدا نے یسوع کے آنے کے دن اور گھڑی کا اعلان کیا اور اپنے لوگوں کو عہد ابدی سونپا، تو اس نے ایک فقرہ فرمایا اور پھر ٹھہرا، جب کہ وہ کلمات تمام زمین میں گونج رہے تھے۔ خدا کا اسرائیل اپنی نظریں اوپر جما کر کھڑا تھا، یہوواہ کے منہ سے نکلتے ہوئے ان کلمات کو سن رہا تھا، اور وہ بلند ترین گرج کی مانند ساری زمین میں گونجتے چلے گئے۔ وہ انتہائی پرہیزگار سنجیدگی تھی۔ اور ہر فقرے کے آخر میں مقدسین پکار اٹھے: "جلال! ہللوواہ!" ان کے چہرے خدا کے جلال سے منور ہو گئے؛ اور وہ اس جلال سے چمک اٹھے، جیسے موسیٰ کا چہرہ چمکا تھا جب وہ سینا سے نیچے اترے۔ شریر اس جلال کے سبب ان پر نظر نہ ڈال سکتے تھے۔ اور جب ان پر، جنہوں نے اس کے سبت کو مقدس رکھ کر خدا کی تعظیم کی تھی، لانتہا برکت کا اعلان کیا گیا، تو درندے اور اس کی شبیہ پر فتح کا زبردست نعرہ ظفر بلند ہوا۔

تب یوبیل کا آغاز ہوا، جب زمین کو آرام دیا جانا تھا۔ ابتدائی تحریرات، 34۔

یوبیل سات برسوں کے سات ادوار کے بعد پچاسویں سال ہے، جو ان پچاس دنوں کے مماثل ہے جو پنتیکست کے پچاسویں دن تک لے جاتے ہیں۔ جب خزاں کی عیدوں کی ترتیب کو بہار کی عیدوں کے ساتھ یکجا کیا جاتا ہے تو ان پچاس دن پنتیکست تک لے جاتے ہیں، جو عید خیام کی سات روزہ مدت کے آغاز کو نشان زد کرتا ہے۔ پنتیکست اور عید خیام باہم منطبق ہیں، اور مل کر اس دور کی شناخت کرتے ہیں جسے آخری بارش کہا جاتا ہے، جو نزدیک الوقوع اتوار کے قانون سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک جاری رہتا ہے

جب تک مہلت ختم نہیں ہو جاتی، پھر خداوند لوٹ آتا ہے اور اس کے بعد زمین آرام کرتی ہے، جس کی نمائندگی سبتِ سال ہفتم کرتا ہے، یعنی عیدِ خیام کے سات دنوں کا اٹھواں۔

جب ہم بائیس آیات پر مشتمل دونوں سلسلوں کو یکجا کرتے ہیں، تو ہم ایسا متعدد اسباب کی بنا پر کرتے ہیں۔ دونوں سلسلے بائیس آیات پر مشتمل ہیں، اور بائیس، دو سو بیس کا عشرے، جو الوہیت و انسانیت کے اتحاد کی علامت ہے۔

دونوں سطور عبرانی حروفِ تہجی کے بائیس حروف کی نمائندگی کرتی ہیں۔

دونوں خطوط اعیاد کی نمائندگی کرتے ہیں۔

دونوں لکیریں سال کے دو موسمِ حصاد کی نمائندگی کرتی ہیں۔

دونوں سطور صحن، قدس اور قدس الاقداس میں مسیح کی خدمت کی نمائندگی کرتی ہیں۔ احبار سے مراد کاہن ہیں، اور یسوع آسمانی سردار کاہن ہے۔ انہی اسباب کی بنا پر ہم احبار باب تیئس کی چوالیس آیات پر سطر بہ سطر طریقہ کار کا اطلاق کرنے میں حق بجانب ہیں۔

پنتکست مسیحیت کے لیے اولیٰ بارش تھا اور عیدِ خیام مسیحیت کے لیے آخری بارش ہے۔ لہذا ہم بہار کے "یوم پنتکست" کو خزاں کی عیدِ خیام کے سات ایام کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں۔ جب سسٹر وائٹ نے فرمایا، "زمانہ مصیبت میں ہم سب شہروں اور دیہات سے بھاگ نکلے" تو وہ اُس زمانے کی نشان دہی کر رہی ہیں جب خدا کے لوگ ایذا رسانی کے باعث بیابان میں مقیم ہوتے ہیں۔ عیدِ خیام کے موسم میں جھونپڑیوں میں رہنا اُس تاریخ کی تمثیل ہے جو براہِ راست زمین کے لیے سبتی یوبیل کے آرام تک لے جاتی ہے۔

یوم پنتیکست عیدِ خیام کے سات دنوں کے آغاز کو نشان زد کرتا ہے۔ پھر یوبیل آٹھویں دن سے مُمثل ہے، یعنی عیدِ خیام کے سات دنوں کے سلسلے کا اٹھواں دن۔ عیدِ خیام سے پانچ دن پیشتر یوم کفارہ تھا۔ پس، پنتیکست سے پانچ دن پہلے—جو عیدِ خیام کے آغاز کو نشان زد کرتا ہے—عدالت نشان زد ہوتی ہے۔ یوم کفارہ کی عدالت سے دس دن پہلے عیدِ نرسنگوں ہے۔ جب خطوط کو یکجا کیا جائے تو اتوار کے قانون سے پانچ دن پہلے—جس کی نمائندگی پنتیکست کرتا ہے—عدالت نشان زد ہوتی ہے۔ اور اس سے دس دن پہلے عیدِ نرسنگوں نشان زد ہوتی ہے۔

مسیح کا ہپتسمہ اُس کی موت، تدفین اور قیامت کی نمائندگی کرتا تھا۔ ان تین مراحل کی نمائندگی عیدِ فصح پر اُس کی موت، سبت کے دن اُس کی تدفین اور آرام، اور اتوار کے روز اُس کی قیامت سے ہوتی ہے۔ اُس کی موت، تدفین اور قیامت کے یہ تین دن تین مراحل پر مشتمل ایک ہی نشانِ راہ ہیں۔ لہذا ہم بہار اور خزاں کی عیدوں کے دو خطوط کے امتزاج کا آغاز قیامت سے کرتے ہیں۔ تیسرے دن کی قیامت انچاس دن کی ایک مدت کا آغاز کرتی ہے جو پنتکست تک لے جاتی ہے، جو اتوار کا قانون ہے۔ اس انچاس دن کی مدت سے پہلے عیدِ فطیر آتی ہے، جو ایک دن پہلے شروع ہوتی ہے اور دن پہلوٹھے کے پھل سے پانچ دن آگے تک پھیلتی ہے۔

پہلے پھلوں کی قیامت سے لے کر اتوار کے قانون تک انچاس دن ہوتے ہیں، اور اتوار کا قانون پچاسواں دن ہے۔ اتوار کے قانون سے پانچ دن پہلے عدالت کی نمائندگی کی جاتی ہے، اور اُس عدالت سے دس دن پہلے نرسنگوں کی تنبیہ نشان زد کی جاتی ہے۔ پہلے پھلوں کی قیامت پہلا سنگِ میل ہے؛ پھر پانچ دن بعد ایامِ فطیر اختتام پذیر ہوتے ہیں۔ ایامِ فطیر کے اختتام کے تیس دن بعد نرسنگوں کی تنبیہ واقع ہوتی ہے۔ دس دن بعد عدالتِ یوم کفارہ نشان زد کی جاتی ہے، اور پانچ دن بعد پنتکست پر اتوار کا قانون پہنچتا ہے۔

یہ بہار اور خزاں کی عیدوں کی سطر بہ سطر تطبیق میں سات سنگِ میل کی نشان دہی کرتا ہے؛ عیدِ فطیر کا آغاز، قیامتِ مسیح، عیدِ فطیر کا اختتام، نرسنگوں کی تنبیہ، عدالت، عیدِ پنتکست اور بارشِ اخیر۔ یہ سات سنگِ میل ایک الفا ساتویں دن کے سبت اور ایک اومیگا ساتویں سال کے سبت کے اندر مرتب کیے گئے ہیں۔ ان دونوں سبتوں کے مابین واقع یہ سات سنگِ میل بالتدریج ایک پانچ روزہ مدت، اس کے بعد ایک تیس روزہ مدت، ایک دس روزہ مدت، ایک پانچ روزہ مدت اور ایک سات روزہ مدت کو منعزل اور مشخص کرتے ہیں۔

جب ہم پھر مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کو ہم آہنگ کرتے ہیں، تو ہمیں چالیس دن کی وہ مدت ملتی ہے جس میں اُس نے شاگردوں کو "روبرو" تعلیم دی اور اس کے بعد صعود فرمایا۔ پھر دس دن تک شاگرد بالاخانے میں رہے۔ وہ دس دن یومِ پنتیکست پر اختتام پذیر ہوئے، جو اتوار کا قانون ہے۔ اس سے اُس سلسلہٴ کہانت میں چالیس روزہ اور دس روزہ مدتوں کا اضافہ ہوتا ہے جس کی نمائندگی احبار 23 کرتا ہے۔

قیامتِ مسیح سے عیدِ فطیر کے اختتام تک پانچ دن، پھر نرسنگے کی تنبیہ تک تیس دن، پھر عروجِ مسیح تک پانچ دن، پھر عدالت تک پانچ دن، پھر پنتیکست کی آخری بارش کے سات ایام تک پانچ دن۔ عیدِ فطیر کے سات دنوں کے آغاز کے اگلے ہی روز پہلے پھلوں کا جی اُٹھنا واقع ہوتا ہے۔ یہ جی اُٹھنا دورانِ عیدِ فطیر انہی سات دنوں کے اندر رونما ہوتا ہے، اور جی اُٹھنے کے پانچ دن بعد عیدِ فطیر کی مدت اختتام پذیر ہو جاتی ہے۔

عیدِ فطیر کے اختتام کے تیس دن بعد نرسنگے ایک انتباہ کی نشاندہی کرتے ہیں۔

نرسنگوں کی تنبیہ کے پانچ دن بعد، چالیس دن تعلیم دینے کے بعد مسیح نے آسمان پر صعود فرمایا۔ اس کے صعود نے بالاخانے میں دس دن کے آغاز کی نشاندہی کی۔

تب اُس کے عروج کے پانچ دن بعد عدالت مقرر کی جاتی ہے۔

پانچ دن بعد، اتوار کا قانونِ پنتیکست پچھلی بارش کی سات روزہ مدت کا آغاز کرتا ہے۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار وہ لوگ ہیں جو برہ جہاں کہیں جائے اس کی پیروی کرتے ہیں۔ الیاس اور موسیٰ 18 جولائی 2020 کو قتل کر دیے گئے۔ انہیں وہیں قتل کیا گیا جہاں ہمارے خداوند کو بھی مصلوب کیا گیا تھا۔ مسیح کا مردوں میں سے جی اُٹھنا 31 دسمبر 2023 کے جی اُٹھنے کا نمونہ تھا۔ اس تاریخ سے پہلے، جولائی 2023 میں، بیابان میں ایک آواز نے ایک پیغام کی صدا بلند کرنا شروع کی جس کی نمائندگی فطیر سے کی گئی تھی۔ خمیرِ خطا، ریاکاری اور گناہ کی نمائندگی کرتا ہے، اور بیابان سے آیا ہوا پیغامِ خمیر تھا۔ 31 دسمبر 2023 سے لے کر قانونِ اتوار تک، احبار باب 23 نے ایک لاکھ چوالیس ہزار کے کفارے کا ایک خاکہ مرتب کیا ہے۔ یہ خاکہ ملر کے خواب، ملاکی باپ تین، اور مکاشفہ باب انیس کی آسمان کی کھڑکیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ یہ 27 تا 34 عیسوی کے مقدس ہفتہ میں تیسری اور نویں گھڑی کے ساتھ بھی مطابقت رکھتا ہے۔

ہم ان باتوں کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

معرفت سے حجرے تمام قیمتی اور دلپسند دولت سے معمور ہوں گے۔

ذہن اور روح کے لیے بھی، جس طرح جسم کے لیے، یہ خدا کا قانون ہے کہ قوتِ کوشش سے حاصل ہوتی ہے۔ نشوونما مشق سے ہوتی ہے۔ اس قانون کے مطابق، خدا نے اپنے کلام میں ذہنی اور روحانی نشوونما کے وسائل فراہم کیے ہیں۔

بائبل میں وہ تمام اصول موجود ہیں جنہیں سمجھنا اس لیے ضروری ہے کہ انسان اس زندگی کے لیے بھی اور آنے والی زندگی کے لیے بھی تیار ہو سکے۔ اور یہ اصول ہر کوئی سمجھ سکتا ہے۔ ایسا کوئی شخص نہیں جو اس کی تعلیم کی قدر کرنے کا جذبہ رکھتا ہو اور بائبل کا ایک بھی اقتباس پڑھے اور اس سے کوئی مددگار خیال حاصل کیے بغیر رہ جائے۔ لیکن بائبل کی سب سے قیمتی تعلیم موقع بہ موقع یا بے ربط مطالعے سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اس کا عظیم نظام حق اس طرح پیش نہیں کیا گیا کہ جلدباز یا لاپرواہ قاری اسے پہچان سکے۔ اس کے بہت سے خزانے سطح سے بہت نیچے چھپے ہوئے ہیں اور محنتی تحقیق اور مسلسل کوشش ہی سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ وہ صداقتیں جو اس عظیم مجموعے کو تشکیل دیتی ہیں، انہیں تلاش کر کے جمع کرنا پڑتا ہے—یہاں تھوڑا، وہاں تھوڑا!۔ یسعیاہ 28:10۔

جب اس طرح تلاش کر کے جمع کیے جائیں، تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ پوری طرح موزوں پائے جائیں گے۔ ہر انجیل دوسری انجیلوں کے لیے تکملہ ہے، ہر پیش گوئی دوسری کی توضیح ہے، ہر سچائی کسی اور سچائی کی مزید تفصیل ہے۔ یہودی نظام کے نمونے انجیل سے واضح ہو جاتے ہیں۔ کلام خدا کے ہر اصول کی اپنی جگہ ہے، ہر حقیقت کی اپنی دلالت ہے۔ اور پورا ڈھانچہ، اپنے نقشے اور عمل درآمد میں، اپنے مصنف کی گواہی دیتا ہے۔ ایسا ڈھانچہ ذات لامتناہی کے سوا کوئی نہ سوچ سکتا تھا نہ بنا سکتا تھا۔

مختلف اجزاء کی کھوج اور ان کے باہمی تعلق کا مطالعہ کرتے ہوئے انسانی ذہن کی اعلیٰ ترین صلاحیتیں پوری شدت کے ساتھ بروئے کار آتی ہیں۔ کوئی شخص ایسے مطالعے میں مشغول ہو اور اس کی ذہنی قوت ترقی نہ کرے، یہ ممکن نہیں۔

اور بائبل کے مطالعے کی ذہنی قدر صرف حق کی تلاش اور اسے یکجا کرنے میں ہی نہیں مضمحل رہے۔ بلکہ پیش کیے گئے موضوعات کو سمجھنے کی جو کاوش درکار ہوتی ہے، اس میں بھی ہے۔ جو ذہن صرف معمولی امور میں مصروف رہتا ہے، وہ پست ہو کر کمزور پڑ جاتا ہے۔ اگر اسے کبھی عظیم اور دور رس سچائیوں کو سمجھنے پر مامور نہ کیا جائے تو کچھ عرصے بعد وہ نمو کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے۔ اس زوال کے خلاف حفاظتی تدبیر اور ترقی کے محرک کے طور پر، خدا کے کلام کے مطالعے کی برابری کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ ذہنی تربیت کے وسیلے کے طور پر، بائبل کسی بھی دوسری کتاب سے، بلکہ تمام کتابوں کے مجموعے سے بھی زیادہ مؤثر ہے۔ اس کے موضوعات کی عظمت، اس کے بیانات کی باوقار سادگی، اور اس کے تصویری انداز کی خوبصورتی خیالات میں جس طرح جان ڈالتی اور انہیں بلند کرتی ہے، ویسا کوئی اور نہیں کر سکتا۔ وحی کی عظیم الشان سچائیوں کو سمجھنے کی جدوجہد جیسی ذہنی قوت کوئی اور مطالعہ عطا نہیں کر سکتا۔ یوں جب ذہن لامحدود ہستی کے افکار سے ہم آہنگ ہوتا ہے تو وہ لازماً پھیلتا اور مضبوط ہوتا ہے۔

اور روحانی فطرت کی نشوونما میں بائبل کی قوت اس سے بھی زیادہ عظیم ہے۔ انسان، جو خدا کے ساتھ رفاقت کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اسی رفاقت میں اپنی حقیقی زندگی اور نشوونما پا سکتا ہے۔ خدا میں اپنی اعلیٰ خوشی پانے کے لیے پیدا کیا گیا، وہ دل کی تڑپ کو قرار دینے اور روح کی بھوک اور پیاس کو سیراب کرنے والی چیز کسی اور میں نہیں پا سکتا۔ جو شخص مخلص اور سیکھنے والی طبیعت کے ساتھ خدا کے کلام کا مطالعہ کرتا ہے، اس کی سچائیوں کو سمجھنے کی جستجو کرتا ہے، وہ اس کے مصنف سے رابطے میں آ جائے گا؛ اور اپنی ہی مرضی کے سوا، اس کی نشوونما کے امکانات کی کوئی حد نہیں۔

اپنے اسالیب اور موضوعات کے وسیع تنوع میں بائبل میں ہر ذہن کے لیے کشش اور ہر دل کے لیے اپیل موجود ہے۔ اس کے صفحات میں نہایت قدیم تاریخ ملتی ہے؛ زندگی سے سچی ترین سوانح عمریاں؛ ریاست کے نظم و نسق اور گھر کے انتظام کے لیے حکمرانی کے اصول—ایسے اصول جن کی برابری انسانی دانش نے کبھی نہیں کی۔ اس میں سب سے عمیق فلسفہ ہے، اور ایسی شاعری جو سب سے شیریں اور سب سے بلند، سب سے پرجوش اور سب سے درد انگیز ہے۔ یوں بھی دیکھا جائے تو

بائبل کی تحریریں کسی بھی انسانی مصنف کی تصانیف کے مقابلے میں قدر و قیمت میں ناقابل پیمائش حد تک برتر ہیں؛ لیکن جب انہیں اس عظیم مرکزی خیال کے تعلق سے دیکھا جائے تو ان کا دائرہ لانتہا وسیع اور ان کی قدر لانتہا زیادہ ہے۔ اس خیال کی روشنی میں ہر موضوع کو ایک نئی معنویت حاصل ہو جاتی ہے۔ نہایت سادہ الفاظ میں بیان کی گئی حقیقتوں میں بھی ایسے اصول مضمّن ہیں جو آسمانوں جتنے بلند ہیں اور ابدیت کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔

کتاب مقدس کا مرکزی مضمون، وہ مضمون جس کے گرد پوری کتاب کے باقی سب مضامین مجتمع ہیں، نجات کا منصوبہ ہے—یعنی انسانی روح میں خدا کی صورت کی بحالی۔ باغ عدن میں سنایا گیا سزا کا فیصلہ جس میں امید کی پہلی جھلک تھی، وہاں سے لے کر کتاب مکاشفہ کے اُس آخری پر جلال وعدے تک، ”وہ اُس کا چہرہ دیکھیں گے؛ اور اُس کا نام اُن کی پیشانیوں پر ہوگا“ (مکاشفہ 22:4)، کتاب مقدس کی ہر کتاب اور ہر مقام کا مدعا اسی عجیب الشان مضمون کا تدریجی انکشاف ہے—انسان کی سربلندی—قدرتِ الہی، ”جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیں فتح عطا کرتی ہے۔“ 1 کرنتھیوں 15:57

جو شخص اس خیال کا ادراک کر لیتا ہے، اس کے سامنے مطالعہ کے لیے لامتناہی میدان کھل جاتا ہے۔ اس کے پاس وہ کلید ہے جو اُس کے لیے کلامِ خدا کا پورا گنج خانہ وا کر دے گی۔

مخلصی کا علم تمام علوم میں سب سے اعلیٰ علم ہے؛ وہ علم جس کا مطالعہ فرشتے اور تمام سقوط سے محفوظ عوالم کی ذوی العقول ہستیاں کرتی ہیں؛ وہ علم جو ہمارے خداوند اور منجی کی توجہ کا مرکز ہے؛ وہ علم جو لامتناہی کے ذہن میں پروردہ مقصد میں شامل ہے—”ازمنہ ابدی تک خاموشی میں رکھا گیا“ (رومیوں 16:25، R.V.)؛ وہ علم جو ابدالآباد تک خدا کے چھڑائے ہوئے لوگوں کا موضوع مطالعہ رہے گا۔ یہ وہ اعلیٰ ترین مطالعہ ہے جس میں انسان مشغول ہو سکتا ہے۔ جس طرح کوئی اور مطالعہ نہیں کر سکتا، اسی طرح یہ ذہن کو زندگی بخشے گا اور روح کو بلند کرے گا۔

”علم کی فضیلت یہ ہے کہ حکمت اُنہیں زندگی عطا کرتی ہے جن کے پاس وہ ہے۔“ یسوع نے فرمایا: ”جو کلام میں تم سے کہتا ہوں، وہ روح ہیں اور وہ زندگی ہیں۔“ ”اور حیاتِ ابدی یہ ہے کہ وہ تجھے، جو واحد حقیقی خدا ہے، اور اسے جیسے تو نے بھیجا ہے، جانیں۔“ واعظ 7:12؛ یوحنا 6:63؛ 17:3، R.V.

وہ تخلیقی توانائی جس نے جہانوں کو وجود میں لایا، کلامِ خدا میں ہے۔ یہ کلام قوت عطا کرتا ہے؛ یہ زندگی کو جنم دیتا ہے۔ ہر حکم ایک وعدہ ہے؛ جب ارادہ اسے قبول کر لے اور روح اسے اپنے اندر جذب کر لے، تو یہ اپنے ساتھ اُس لامتناہی ذات کی زندگی لے آتا ہے۔ یہ فطرت کو بدل دیتا ہے اور روح کو خدا کی صورت میں ازسرنو پیدا کرتا ہے۔

یوں بخشی گئی حیات بھی اسی طرح برقرار رکھی جاتی ہے۔ ”ہر اُس کلام سے جو خدا کے ذہن سے صادر ہوتا ہے“ (متی 4:4) انسان زندہ رہے گا۔

ذہن، یعنی جان، اسی چیز سے تعمیر اور نشوونما پاتا ہے جس سے وہ غذا حاصل کرتا ہے؛ اور یہ ہمارے اختیار میں ہے کہ ہم طے کریں کہ اسے کس چیز سے غذا دی جائے۔ ہر شخص کے اختیار میں ہے کہ وہ اُن موضوعات کا انتخاب کرے جو اس کے خیالات کو مشغول رکھیں اور اس کے کردار کو ڈھالیں۔ ہر اُس انسان کے بارے میں جیسے صحائفِ مقدسہ تک رسائی کا شرف بخشا گیا ہے، خدا فرماتا ہے، ’میں نے اس کے لیے اپنی شریعت کی عظیم باتیں لکھی ہیں۔‘ مجھے پکار، اور میں تجھے جواب دوں گا، اور تجھے بڑی اور زور آور باتیں دکھاؤں گا جنہیں تو نہیں جانتا۔‘ ہوشع 8:12؛ یرمیاہ 33:3

کلامِ خدا ہاتھ میں لیے ہوئے، ہر انسان، زندگی میں اس کا نصیب جہاں بھی پڑا ہو، ویسی ہی رفاقت حاصل کر سکتا ہے جیسی وہ منتخب کرے۔ اس کے صفحات میں وہ بنی نوع انسان کے

ارجمند ترین اور افضل ترین افراد سے ہم کلام ہو سکتا ہے، اور جب ازلی انسانوں سے ہم کلام ہوتا ہے تو وہ اس کی آواز سن سکتا ہے۔ جب وہ ان مضامین کا مطالعہ اور غور و خوض کرتا ہے جن میں 'فرشتے جہانکنا چاہتے ہیں' (1 پطرس 1:12)، تو وہ ان کی رفاقت بھی پا سکتا ہے۔ وہ آسمانی معلم کے قدموں کے نشانات پر چل سکتا ہے، اور اُس کے کلمات یوں سن سکتا ہے جیسے جب وہ پہاڑ اور میدان اور سمندر کے کنارے تعلیم دیتا تھا۔ وہ اس جہان میں آسمان کے ماحول میں سکونت کر سکتا ہے، زمین کے غمزدہ اور آزمائش میں پڑے ہوئے لوگوں کو امید کے خیالات اور پاکیزگی کی تمنائیں عطا کرتا ہوا؛ اور خود غیب کے ساتھ رفاقت میں اور بھی نزدیک تر آتا ہوا؛ اس قدیم شخص کی مانند جو خدا کے ساتھ چلتا رہا، ابدی جہان کی دہلیز کے اور بھی قریب آتا ہوا، یہاں تک کہ ابواب کھل جائیں، اور وہ وہاں داخل ہو جائے۔ وہ اپنے آپ کو اجنبی نہ پائے گا۔ جو آوازیں اس کا استقبال کریں گی وہ مقدسوں کی آوازیں ہوں گی، جو نظر نہ آنے والے ہوتے ہوئے بھی زمین پر اس کے رفیق تھے—وہی آوازیں جنہیں اس نے یہیں پہچاننا اور ان سے محبت کرنا سیکھا تھا۔ جس نے کلام خدا کے وسیلہ سے آسمان کی رفاقت میں زندگی بسر کی ہے، وہ آسمان کی رفاقت میں اپنے آپ کو گھر ہی میں پائے گا۔ ایجوکیشن، 123-127۔